بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ٹیلیفون نمبر ۲۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ شہادت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ابھی پیچش ہے لیکن آج سے افاقہ شروع ہوا ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں ——— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے لیکن جلاب آرہے ہیں جس کی وجہ سے ضعف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں ——— صاحبزادی امۃ المتین سلمہا اللہ تعالیٰ کو ابھی بخار کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے ——— خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ——— مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا لڑکا عزیز سلیم احمد چند روز سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ بخار ۱۰۳ درجہ تک ہے۔ احباب عزیز موصوف کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ——— امسال میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ نے تعلیم الاسلام کالج میں ایک کلاس ۲۱ اپریل سے کھولی ہے۔ جس میں دینیات قرآن کریم و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم دی جا رہی ہے مقامی طلباء کے علاوہ بیرونی بھی کافی تعداد میں آگئے ہیں۔

جلد ۳۳ | ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۶

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان ——— ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

تعدد ازدواج اور طلاق کے متعلق مصری حکومت کا مسودہ قانون

از ایڈیٹر

ہندو اخبارات کو اسلام کے متعلق واقفیت چونکہ بہت تھوڑی اور بہت ہی ادنیٰ قسم کی ہوتی ہے۔ مگر اسلام سے بغض اور کینہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے جب کوئی ایسی خبر سنتے ہیں۔ جس کا تعلق اسلام کے کسی مذہبی مسئلہ سے ہوتا ہے۔ تو بغیر سوچے سمجھے شور مچا دیتے ہیں کہ اسلام میں تبدیلی ہونے لگی۔

حال میں مصر کے متعلق اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ عنقریب مصری پارلیمنٹ میں طلاق اور کثرت ازدواج کے متعلق ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ تو اس پر ہندو اخبارات نے موٹے الفاظ میں شائع کیا۔ کہ "مصر میں ایک سے زیادہ شادیوں کی ممانعت کر دی گئی"۔ اور "خلاف ورزی کرنے والے کو تین ماہ کی قید کی سزا دی جائیگی"۔ حالانکہ نہ تو ابھی کوئی بل پاس ہوا۔ اور نہ مجوزہ بل میں اس قسم کی کوئی بات پائی جاتی ہے۔ جس سے ایک سے زیادہ شادیوں کی ممانعت ثابت ہوتی ہو۔ بل کا مفہوم جو خود ان اخبارات نے شائع کیا ہے۔ یہ ہے کہ "کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرے جب تک قاضی سے اجازت حاصل نہ کرے۔ اور قاضی جب تک یہ تسلی نہ کر لیگا کہ یہ مرد دونوں بیویوں کو معقول گزارہ دے سکتا ہے۔ اُسے دوسری شادی کی اجازت نہ دیگا۔ طلاق کی درخواست منظور کرنے سے پیشتر۔ قاضی دونوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریگا۔ اگر سمجھوتہ نہ ہو سکیگا تو درخواست کنندہ کو تین ماہ قید اور دس پونڈ جرمانہ کیا جائے گا۔ اور درخواست بھی منظور نہ کی جائیگی"۔ (پرتاپ ۱۸ اپریل ۱۹۴۵ء)

ان الفاظ میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ مصر میں ایک سے زیادہ شادیوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور نہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والوں کے لئے تین ماہ قید کی سزا رکھی گئی ہے۔

چونکہ اصل خبر کے الفاظ بہت مختصر ہیں۔ اور مجوزہ بل کی پوری دفعات پر روشنی نہیں ڈالتے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ بل کن امور پر مشتمل ہے۔ اور کن پہلوؤں تک وسیع ہے۔ لیکن جس قدر بھی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ اُس میں بھی کوئی بات ایسی نہیں جو اسلام کے خلاف ہو۔ اور اسلامی تعلیم میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کا موجب بن سکے۔ کیونکہ خود اسلام نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والے کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ دو بیویوں کے نان و نفقہ کا اُن کی حیثیت کے مطابق انتظام کرنے کا اہل ہو۔ اس کے ساتھ ہی اسلام نے یہ بھی ضروری قرار دیا ہے۔ کہ دونوں سے منصفانہ اور عادلانہ سلوک بھی کیا جائے۔ اور کسی کو قطعاً ایسی حالت میں نہ رکھا جائے۔ جس میں ظلم و نا انصافی کا شائبہ پایا جاتا ہو۔ حکومت مصر نے اگر اس بارہ میں کوئی قدم اٹھایا ہے۔ اور فی الحال دوسری شادی کے لئے اس شرط کے ساتھ قاضی کی اجازت کو مشروط قرار دیا ہے۔ کہ مرد دونوں بیویوں کو معقول گزارہ دے سکتا ہو۔ تو یہ بہت ہی اچھا اور اسلام کے عین مطابق فعل ہے۔ اور اگر حکومت مصر اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر اس قسم کا بھی قانون بنا دے کہ جو لوگ ایک سے زیادہ بیویوں میں عدل و انصاف سے کام نہیں لیتے اور اُن سے ایک جیسا سلوک نہیں کرتے۔ وہ سزا کے مستحق ہیں تو یہ بھی اسلامی شریعت کے عین مطابق ہوگا کیونکہ دوسری شادی کے لئے اسلام نے انصاف کرنا بھی ضروری شرط قرار دی ہے۔ اور ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کے ایک ضروری حکم کی خلاف ورزی کر کے نہ صرف کئی شریف زادیوں اور بے بس خواتین کی زندگیاں برباد کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ بلکہ اس طرح اسلام کو بھی دنیا کی نظروں میں بدنام کرتے ہیں۔ انہیں ضرور سزا دے۔

عورت کا اپنے خاوند کے لئے دوسری شادی کو برداشت کرنا فطری لحاظ سے ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جہاں مردوں کے لئے کئی قسم کی قربانیاں رکھی ہیں۔ وہاں عورتوں کے لئے یہ بھی ایک بہت بڑی قربانی قرار دی ہے۔ اور اگر اس قربانی کو اُن شرائط کے مطابق سرانجام دیا جائے جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ تو یہ بہت اچھے فوائد اور اعلیٰ نتائج کا ذریعہ بن سکتی۔ پس جو عورتیں یہ قربانی برداشت کریں اور محض اس لئے برداشت کریں۔ کہ اسلام نے اس کا حکم دیا ہے۔ اور اسلام کو یا قوم کو وہ فوائد پہنچا سکیں جو خدا تعالیٰ نے اس قربانی میں رکھے ہیں۔ اُن کی قدر و عزت کرنا مسلمان کہلانے والے خاوند کا فرض ہے۔ مگر جو لوگ عورت کی اس عظیم الشان قربانی کو اپنے غیر منصفانہ سلوک سے ناقابل برداشت بنا دیں۔ وہ بہت بڑے مجرم ہیں۔ اور یقیناً سزا کے مستحق۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی قسم کی قباحتوں کی وجہ سے جو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"ہماری جماعت کے دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اسلام نے جو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے۔ تو اس کے لئے بعض قیود لگا دی ہیں۔ ان کے بغیر جائز نہیں رکھا۔ کہ آدمی ایک سے زیادہ شادیاں کرے"

اور حکم دیا تھا۔ کہ

"جہاں کہیں کوئی احمدی کہلانے والا ایک بیوی کے ساتھ نا انصافی کر رہا ہو۔ جماعت کے دوستوں کو چاہئے۔ کہ اسے سمجھائیں۔ کہ دونوں کے ساتھ انصاف کرے۔ اور یا پھر ایک کو جائز طور پر طلاق دیدے۔ اور یا جماعت کے دوست ایسے شخص کو ایک عضو معطل سمجھیں۔ کیونکہ ایسا انسان حقیقی احمدی نہیں۔ بلکہ نام کا احمدی ہے۔" (الفضل ۳۱ اگست ۱۹۴۴ء)

سوال ہو سکتا ہے۔ کہ ایک کو طلاق دینے سے تو اس عورت کے لئے اور بھی مشکلات اور تکالیف پیدا ہو جائینگی۔ حضور نے اس کے پیش نظر فرمایا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

" اگر طلاق ناجائز طور پر دی گئی ہو۔ یا ایسے حالات میں دی گئی ہو۔ کہ عورت کو ایسا ضرر پہنچ سکتا ہے۔ جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ تو ہم اسے روک سکتے ہیں۔ گو پرانی فقہ میں تو ایسا مسئلہ نہیں ملتا۔ مگر میری رائے یہی ہے کہ ایسے حالات میں طلاق کو ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی مرد ایسے حالات میں عورت کو طلاق دیتا ہے۔ تو عورت کا حق ہے۔ کہ معاوضہ کا مطالبہ کرے۔ اور اگر مرد کا فعل ناجائز ہے۔ تو ہم اسے مجبور کرینگے۔ کہ اس کا ازالہ کرے۔ جب طلاق سے عورت کو ایسا ضرر پہنچ سکتا ہے۔ کہ جس کا ازالہ اس کے اختیار میں نہیں۔ تو جس ظاہری ضرر کا ازالہ مرد کر سکتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے اسے مجبور کیا جائیگا۔ مثلاً عورت اگر ایسی بڑھیا ہے۔ کہ نہ تو شادی کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے۔ جو اس کی خبر گیری کرے۔ تو عورت قضا میں دعویٰ کر سکتی ہے۔ اور قاضی مرد کو مجبور کر سکتا ہے۔ کہ وہ اسے گزارہ دے۔"

اس اقتباس سے پتا بہت ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والوں کے لئے اسلام نے کئی ایک قیود لگائی ہیں اور ان قیود کی پابندی کرانا ضروری ہے۔ جو اسلامی حکومت اس طرف توجہ کرتی ہے۔ وہ اسلام کی ایک خدمت سرانجام دیتی ہے۔ نہ کہ اسلام کے خلاف قدم اٹھاتی ہے۔

پھر اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اسلام نے مرد کو طلاق دینے کی کھلی اجازت نہیں دے رکھی۔ بلکہ اس کا فیصلہ کرنا نظام اور حکومت کے اختیار میں رکھا ہے۔ اور اگر حکومت دیکھے کہ مرد طلاق دینے میں حق بجانب نہیں۔ تو اسے روک سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو نہ رکے۔ اس کے لئے سزا ضروری ہے۔ حکومت مصر اگر یہی طریق اختیار کرنا چاہتی ہے۔ تو مبارکباد کی مستحق ہے۔ پرانی فقہ اس بارے میں اس کا ساتھ نہ دے۔ تو نہ دے حقیقت میں وہ اسلام کی خدمت بجا لائیگی۔ کیونکہ اس بارہ میں اسلام کی تعلیم وہی ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ قاضی حالات پر غور کر کے طلاق کو روک بھی سکتا ہے۔ اور اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دے سکتا ہے۔ یہی اس مسودہ قانون کا مطلب ہے۔ جو مصری پارلیمنٹ پاس کرنا چاہتی ہے۔

عزمِ عمل

ذروں کو مہر و ماہ بنالوں تو چین لوں
مدھم پڑے ہوئے ہیں مری زندگی کے خط
ہے امتحانِ ذوقِ جگر کاوئی جنوں
روندی ہوئی ہے کاہکشاں پائے غیر کی
باطل یہ مانتا ہوں کہ ہے مضمحل مگر
ہے زرنگار عہد گذشتہ کی داستاں
بھٹکا ہوا ہے راہ میں اک کاروانِ شوق
تہذیب نو ہے گرچہ فقط دھجیوں کا ڈھیر
ذوقِ نظر ہے آج بھی لاریب معتبر

اک حشر سا جہاں میں اٹھالوں تو چین لوں
نقش و نگارِ زیست بنالوں تو چین لوں
خود رائیِ خرد کو مٹالوں تو چین لوں
میں اپنی راہ میں چاند بچھالوں تو چین لوں
اب موت ہی کے گھاٹ لگالوں تو چین لوں
میں اپنے واقعات سنالوں تو چین لوں
ہر گام پر چراغ جلالوں تو چین لوں
یہ دھجیاں فضا میں اڑالوں تو چین لوں
ہر شے میں ایک طور بسالوں تو چین لوں

ساقی تری نوازشِ پیہم کا شکریہ
سارے جہاں کو مست بنالوں تو چین لوں

(نسیم سیفی بی۔اے از حبیب گنج)

درخواست دعا

محترمہ بیگم چودھری محمد سعید صاحب لیڈی ایچیسن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ۱۴ر اپریل کو انشاء اللہ اپریشن ہوگا۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔
(خاکسار مشتاق احمد واقف تحریک جدید قادیان)

احباب جماعت کے فائدہ کیلئے ضروری اعلان

سندھ میں اراضی حاصل کرنے کا نادر موقع

گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سندھ کے علاقہ ماکھی ڈھنڈ میں ۱۲۰۰۰ ایکڑ زمین معمولی مالکانہ حقوق پر گورنمنٹ کی طرف سے دی جائیگی۔ زمین صرف ان پنجابیوں کو دی جائیگی جو اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کی سفارشات کے ساتھ عرضیاں بھجوائیں گے۔ اس کے علاوہ سندھیوں میں سے ضلع جیکب آباد کے فرنٹیر کے لوگوں کو زمین دی جائیگی۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور بہت جلد اپنی درخواستیں ڈپٹی کمشنر ضلع کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔
(ناظر امور عامہ)

تحریک جدید کی پہلی ششماہی ۳۱ مئی کو ختم ہوتی ہے

تحریک جدید کا ہر مجاہد جو گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے۔ یا ترجمۃ القرآن کا وعدہ کر چکا ہے۔ مگر ابھی تک ان طوعی چندوں کو ادا نہیں کیا۔ وہ دیکھے۔ ترجمۃ القرآن کے چھ ماہ تو اپریل کے آخر میں اور تحریک جدید کے چھ ماہ مئی کے آخر میں پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اس نے ان چھ ماہ میں کیا ادا کیا۔ ششماہی اول میں تو سالم رقم ہی وعدوں کی ادا ہو جاتے تا وہ ادا کرنے والا سابقون میں آ جائے۔ ورنہ ہر وہ احمدی جو اس جہاد میں شامل ہے۔ اسے ۳۱ مئی تک ساٹھ فیصدی اپنے وعدے کا ادا کر دینا چاہئے۔ اور اس کے لئے آپ کو آج سے ہی ماحول پیدا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔
(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

تبلیغ کیلئے وقت نہ ملنے کا بہانہ معقول نہیں

بعض صاحبان کی خدمت میں جب تبلیغ کے لئے اوقات فارغ کرنے کی تحریک کی جاتی ہے تو وہ عذر کر دیا کرتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں۔ ایسے صاحبان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد پہنچایا جاتا ہے۔ تا انہیں معلوم ہو کہ اس عذر کے بارے میں ہمارے آقا و مطاع ایدہ اللہ کیا فرماتے ہیں:۔ "تبلیغ کے سلسلہ میں بعض لوگ یہ عذر پیش کر دیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں وقت نہیں ملتا۔ حالانکہ اگر ان کے وقت کا جائزہ لیا جائے تو دو دو گھنٹے وہ دوستوں کے ساتھ بکواس میں ضائع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی لسٹ بتا سکتا ہوں۔ جن کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ جب میں یہاں پہنچوں وہ فوراً میرے ملنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ حالانکہ بیوی بچے ان کے بھی ہوتے ہیں وہ بھی ملازم پیشہ یا تاجر ہوتے ہیں انہیں بھی ضرورتیں لاحق ہوتی ہیں مگر وہ ضرور پہنچ جائینگے ملینگے دعا کے لئے تحریک کرینگے۔ یا کوئی اور ضروری بات ہو تو دریافت کرینگے۔ پس درحقیقت انسان اپنے نفس کے لئے بہانے بھی تلاش کر سکتا ہے۔ اور نفس پر بوجھ بھی ڈال سکتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے آپ پر ذمہ داری نہ ڈال لے اور کام کرنے کی عادت پیدا نہ کر لیگا۔ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب عادت ڈال لی جائے تو بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ بلکہ غذا کی طرح ہو جاتا ہے۔" (۳ مئی ۱۹۳۴ء)

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر ہر خادم سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اوقات تبلیغ کے لئے فارغ کریں۔ سال بھر میں تبلیغ کے لئے متواتر کچھ ایام وقف کریں اور اس کے علاوہ ہفتہ وار یا ہو سکے تو روزانہ تبلیغ میں حصہ لیں۔
(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

دفاتر تحریک جدید کے متعلق ضروری اعلان

تحریک جدید کے چندوں کے متعلق جسقدر خط و کتابت کیجائے وہ فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید کے پتہ سے کیجائے باقی امور انچارج تحریک جدید کے پتہ پر حسب ذیل صراحت سے ہوں۔ (۱) تحریک جدید تبلیغ بیرونی مشنز (۲) کامرشل سکرٹری تحریک جدید (۳) انچارج تحریک جدید۔
(انچارج تحریک جدید)

ترمیمات بجٹ

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جو دوست دوران سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں۔ تو عہدیداران کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے تغیرات سے فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیکر بجٹ میں ترمیم کرالیں۔
(ناظر بیت المال)

نہایت اہم دینی مسائل کے متعلق سوالات کے جواب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

سوال ۱

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ ابن ابی کبشہ کیوں کہتے تھے؟

جواب

یہ ایک شخص تھا جو دیوؤں کی کہانیاں کہا کرتا تھا۔ اس لئے کفار طعن کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نام سے یاد کیا کرتے تھے

سوال ۲

ذروھا تاکل فی ارض اللہ پر یہ سوال ہے۔ کہ کسی کی اونٹنی اور لوگوں کے کھیتوں کو خراب کرتی پھرے یہ کیونکر جائز ہوا؟

جواب

یہ اعتراض کرنے والے اس آیت کے معنی غلط کرتے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہے۔ لوگوں کے کھیتوں سے بیشک روکو۔ مگر ارض اللہ یعنی پبلک چراگاہوں سے مت روکنا۔ کیونکہ وہ خدا کی ہیں اور ہر شخص کو ان میں چرانے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح ہود کی اونٹنی کو ان کے مخالف پبلک چراگاہوں سے روکتے تھے۔ اسی طرح آج کل غیر احمدی لوگ احمدیوں کو پبلک قبرستانوں میں دفن ہونے سے روکتے ہیں۔

سوال ۳

وَ اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ کے متعلق بعض بزرگوں سے سنا ہے۔ کہ امت محمدیہ سے پہلے کسی شریعت میں مشورہ کا حکم نہ تھا۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے لوگ مشورہ نہیں کرتے تھے۔ پس یہ اسلامی خصوصیت کیونکر ہے؟

جواب

اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دنیا میں لوگ اسلام سے پہلے مشورہ نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام میں امر یعنی حکومت اور خلافت بغیر مشورہ کے ناجائز ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔ لا خلافۃ الا بالمشورۃ اور قرآن میں دوسری جگہ ہے۔ کہ شاورھم فی الامر یعنی نہ جماعت کے مشورہ بغیر خلیفہ یا بادشاہ منتخب ہو سکتا ہے۔ نہ وہ خلیفہ یا بادشاہ خود بلا مشورہ کے حکومت کر سکتا ہے۔ اتنا حصہ سیاست کا اسلام نے نیا بتایا ہے۔ عوام یا پرائیویٹ لوگوں کا اپنی خوشی سے کسی بات میں مشورہ لینا اور چیز ہے۔ اور حکومت کا انحصار مشورہ پر رکھنا بالکل الگ چیز ہے۔

سوال ۴

میثاق النبیین کیا عہد ہے؟

جواب

اس کا ذکر سورہ آل عمران میں ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنی ہم نے گذشتہ نبیوں سے عہد لیا تھا کہ تم کو کتاب اور حکمت دی گئی ہے۔ مگر جب نبی آخر الزمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پاس ان کتابوں اور حکمتوں کی تصدیق کرتے ہوئے آئیں تو تم پر فرض ہے۔ کہ ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرنا مطلب یہ کہ تمہارے متبعین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت موجود ہوں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضرور ایمان لائیں۔

علاوہ اس آیت کے ایک اور جگہ بھی میثاق النبیین کا ذکر ہے۔ اور وہ سورہ احزاب میں ہے۔ یعنی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ (احزاب) یعنی جب ہم نے تمام نبیوں سے اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ وعیسیٰ سے پختہ عہد لیا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی میثاق النبیین والا عہد لیا گیا تھا۔ یعنی آپ سے بھی کہا گیا تھا۔ کہ جب تمہارا مصدق کوئی نبی برپا ہو تو اس پر ایمان لانا تمہیں اور تمہاری امت کو ضروری ہوگا۔ پس جہاں پہلی آیت سے حضور پر ایمان لانا میثاق النبیین ہے۔ وہاں دوسری آیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا میثاق النبیین میں داخل ہے۔

سوال ۵

وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔ میں جو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ہر چیز میری تسبیح اور حمد کرتی ہے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ تو آیا یہ تسبیح زبان قال سے ہے یا زبان حال سے کیونکہ مشہور تو یہی ہے کہ ہر ذرہ تسبیح کرتا ہے مگر انسان اس کو نہیں سن سکتا؟

جواب

تسبیح خود اس آیت کی رو سے زبان حال کی تسبیح ہے۔ ورنہ آیت یوں ہوتی کہ ولکن لا تسمعون تسبیحھم یعنی ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے مگر تم اس کو سن نہیں سکتے۔ مگر وہاں تو لا تفقھون کا لفظ ہے یعنی تم اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ پس یہ تسبیح عقلی تسبیح ہوئی یعنی ایسی تسبیح جس کا تعلق عقل و سمجھ سے ہے۔ اور اسی کا نام زبان حال کی تسبیح ہے۔ مطلب یہ کہ ہر چیز کی بناوٹ اس کے فائدے اور اس کی پشت پر ارادہ اور حکمت ایسا موجود ہے۔ کہ تم اس سے خدا کے وجود اور اس کی صفات عالیہ پر استنباط کر سکتے ہو۔ مگر پھر بھی نہیں کرتے۔

سوال ۶

گناہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گناہ کی تعریف یہ فرمائی ہے۔ کہ خدا سے سرکشی کی وجہ سے نفسانی جذبات کی پیروی کرنا۔ پس یہ دونوں شرطیں کسی فعل کو گناہ بناتی ہیں۔ اور انبیاء اس قسم کے گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

سوال ۷

مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب

اول تو یہ کہ جہاں قرآن پڑھا جاتا ہو وہاں رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ وہ وقت اعمال کرنے کا نہیں رہتا مگر ایمان اور عقائد درست کرنے اور دعا مانگنے اور توبہ کرنے کا ابھی باقی ہوتا ہے۔ اور اصل چیزیں یہی ہیں۔ اور اس سورۃ میں بھی عقائد کا ہی ذکر ہے۔ پس اگر کسی شخص کے عقائد اور ایمان مرتے وقت صحیح اور اُجلا ہو جاتا ہے تو اس کی مغفرت کا استحقاق ہو جاتا ہے۔ اور قبر کے پہلے امتحان میں یہ یاد دہانی عقائد کی آگے اسی طرح مدد دیتی ہے۔ جیسے سکول کے سالانہ امتحان سے ایک گھنٹہ پہلے طالب علم سرسری نظر سے ضروری سوالوں کے جوابات پر نظر مار لیتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر

(۱) یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین سے مریض کو یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ کہ میری کتاب قرآن اور میرا رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۲) انا نحن نحیی الموتی۔ قال من یحیی العظام وھی رمیم۔ قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ سے یہ یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ کہ بعث بعد الموت حق ہے۔

(۳) ومالی لا اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون۔ ءاتخذ من دونہ الھۃ۔ سے شرک سے بیزاری اور انی امنت بربکم فاسمعون سے توحید پر نظر ثانی ہو جاتی ہے۔

(۴) وان کل لما جمیع لدینا محضرون سے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے روبرو حاضری اور حساب نظر آنے لگتا ہے۔

(۵) انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون۔ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون سے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا ہر بات پر حاکم اور مقتدر ہونا۔ اور مغفرت کی طاقت رکھنا وغیرہ سامنے آکر ایمان تازہ ہوتا۔ اور امیدیں استوار ہو جاتی ہیں۔

(۶) ھذہ جھنم التی کنتم توعدون سے دوزخ سے بچنے کی دعا یاد آتی ہے۔

(۷) ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون سے جنت طلب کرنے کی دعا کی تحریص ہوتی ہے۔

غرض اس طرح ایمان کی تازگی توبہ اور دعا کے لئے موقع نکل آتا ہے۔ گو اعمال کا موقعہ نہ ہو۔

سوال ۸

احمدیت کو کس قسم کا غلبہ ملنا مقدر ہے؟

جواب

اصل غلبہ جو احمدیت کو ملے گا۔ وہ حجت برہان اور نشانات کا ہوگا۔ میرے نزدیک تو غالباً کبھی کسی آئندہ زمانہ میں بھی مذہب کی خاطر تلوار نہیں اٹھانی پڑے گی یعنی نہ اشاعت کی خاطر نہ ڈیفنس کی خاطر۔ آگے خدا کو علم ہے۔

سوال ۹

قرآن شریف میں جہاں نہروں کے نکلنے اور پہاڑ وغیرہ اڑائے جانے کا ذکر ہے کیا پٹرول اور ریڈیو کا بھی کہیں ذکر ہے؟

جواب

واخرجت الارض اثقالھا میں پٹرول اور یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا میں ریڈیو کا ذکر موجود ہے۔

سوال ۱۰

کیا موجودہ قرآن جنت میں بھی ہوگا؟

جواب

جنت کی شریعت تو اور ہی ہوگی وہاں نہ چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم رائج ہوگا۔ نہ زنا کی حد کیونکہ بدی کے متعلق جتنے احکام ہیں وہ تو وہاں ہونگے ہی نہیں۔ نیک اعمال میں بھی وہاں نہ روزہ کے احکام

ہونگے ۔ نہ زکوٰۃ کے نہ حج کے ۔ نہ بعض کھانوں کی حرمت ہوگی ۔ (مثلاً شراب) نہ جہاد ہوگا ۔ غرض اکثر حصہ موجودہ قرآنی شریعت کا منسوخ ہوگا ۔ پھر اس صورت میں یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں ۔ کہ وہاں بھی قرآن ہوگا ۔ ہاں صفاتِ الٰہی ۔ ذکر الٰہی نئے نئے علوم روحانیہ کا انکشاف غالباً کسی نئی شریعت کے ماتحت ہو سکتا ہے ۔ واللہ اعلم

سوال ۱۱

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے قبل غارِ حرا میں کیا کیا کرتے تھے ؟

جواب

اس سوال نے مجھے بھی مدتوں تک حیران رکھا ہے ۔ یہ جو یورپین مصنف لکھتے ہیں کہ آپ آئندہ کے لئے نبوت کے منصوبے سوچتے تھے یہ بھی غلط ہے ۔ اور یہ جو اکثر مسلمان مصنفین لکھتے ہیں ۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کیا کرتے تھے ۔ اور یہ کہ دنیا کیا ہے ۔ یہ بھی غلط ہے ۔ آخر مجھے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے طور پر اور اپنی سمجھ کے مطابق وہاں خدا تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے ۔ اس کے دو ثبوت ہیں ایک تو بخاری میں آتا ہے کہ آپ تحنّث کیا کرتے تھے ۔ اور تحنّث کے معنے وہاں لکھے ہیں ۔ تعبّد کے یعنی عبادت کرنا اور دُعا ہی عبادت ہے ۔ بلکہ مغز عبادت پس آپ وہاں خدا تعالےٰ سے دُعا مانگا کرتے تھے ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو معاملہ ہی کھول کر رکھدیا ۔ جب آپ نے فرمایا کہ ؎

کس چہ می داند کہ زاں نالہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہر جہاں در کنج غار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غم آں اشکبار

(آئینہ کمالات اسلام)

دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
اب تم دعائیں کر لو غارِ حرا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم)

سوال ۱۲

حضرت موسیٰؑ کو جو کہا گیا کہ بیل پر ہاتھ رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائینگے اتنے سال کی زندگی اگر چاہو تو مل سکتی ہے ۔ اس بات کا کیا مطلب ہے ۔ کیا واقعی ملسکتی ہے ؟

جواب

اصل میں تو ہر نبی سے ہی مرنے کا اذن لیا جاتا ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی لیا گیا اور حدیثوں میں اس کا ذکر ہے ۔ اس اذن سے مطلب صرف اظہارِ عزت ہے ۔ اور اطلاع ہے ۔ کہ اب تمہارے مرنے کا وقت آگیا ہے ۔ خود موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ ہے ۔ وہ میرے نزدیک ان کا رؤیا ہے تاکہ وہ اپنے مرنے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ اور بیل کی بات سے صرف ان کو رؤیا میں یہ سمجھانا مقصود تھا ۔ کہ خواہ ہزار سال بھی کوئی زندہ رہے پھر آخر موت ہے ۔ چنانچہ اس نظارہ کو دیکھ کر وہ اپنی موت پر راضی ہو گئے ۔ یہ مطلب نہ تھا کہ واقعی اتنی زندگی مل جائیگی ۔ بلکہ اس خواب سے ان کو موت کے لئے تیار کرنا مقصود تھا ۔ اور یہ بتانا تھا کہ اول مرنا آخر مرنا پھر مرنے سے کیا ڈرنا ۔

سوال ۱۳

خضر کون تھے ؟

جواب

چونکہ گذشتہ اہل اسلام نے غلطی سے سمجھ لیا تھا کہ حضرت جبرئیلؑ اپنے کام سے ریٹائر ہو چکے ہیں ۔ اس لئے اب وہ دنیا میں نہیں آئینگے اور سلسلہ وحی اور کلام الٰہی کا بند ہو چکا ہے اس لئے ان کو جب جبرئیل کا تمثیل نظر آتا تو اسے خضر کہتے تھے ۔ اور جب وحی اور کلام الٰہی نازل ہوتا تھا تو اس کا نام الہام (یعنی دل میں بات پڑنا) رکھ چھوڑا تھا ۔ پس میرے نزدیک خضر جبرئیل ہے ۔ اور کچھ نہیں ۔ اور اسی کا دوسرا نام روح القدس ہے ۔ خضر انسان ہوتا تو مدت کا مر کھپ چکتا ۔ وحی الٰہی کو تو رسے گذشتہ اولیاء اللہ الہام کہتے تھے اور جبرئیل کو خضر ۔ اور یہ باتیں ان کے ایک غلط عقیدہ کا نتیجہ تھیں ۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب نہ نبی آسکتا ہے ۔ نہ کلام الٰہی آسکتا ہے نہ جبرئیل ۔

سوال ۱۴

جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور امیر غیر مبایعین میں کیا فرق ہے ؟

جواب

یہ بے حد لمبا سوال ہے ۔ مگر میں نہایت مختصر ایک فقرہ میں جواب دوں گا ۔ جماعت احمدیہ کا خلیفہ کس معزز قوم کا فرد ۔ کس نسل کی شاخ ۔ کس باپ کا بیٹا ۔ کس صورت اور سیرت کا مالک ہے ؟ تقریریں منہ سے پھول جھڑتے ہیں ۔ دل کا حلیم جماعت کے مردوں ۔ عورتوں ۔ بچوں کا خیر خواہ ۔ بلکہ غیر مذہب والے مصیبت زدہ کی بھی حمایت اور سفارش کرنے والا ۔ شفیق ۔ مشورہ کا اہل ۔ ہر فرد مشکل کے وقت اسی کی طرف اضطراراً رجوع کرتا ہے ۔ صابر متحمل مزاج ہے ۔ کینہ توز نہیں ۔ مرنے کے بعد بھی ہمارا اور ہمارے پسماندگان تک کا خیال رکھنے والا ۔ باوفا ۔ صدقہ و خیرات کا انتظام غرباء کے لئے کرنے والا ۔ روحانی حسن کی کشش رکھنے والا ۔ بیکاروں کا سہارا ۔ دعا گو ۔ یتیموں کا نگران ۔ اپنی ڈیوٹی سے ایک منٹ غافل نہیں ۔ ہمارے اموال کا محافظ اور امین ۔ بارعب ۔ ہمارے بچوں کی تعلیم کا نگران ۔ عالم باعمل بیووب ۔ مربی ۔ عقلمند ۔ عالی دماغ Original Thinker مستجاب الدعوات ۔ امن پسند ۔ شجاع ۔ اہل قلم صاحب اخلاق کریمہ ۔ ہر جنگ کا فاتح ۔ حق سے نصرت و تائید یافتہ ۔ قرآن کا ماہر ۔ ملہم ۔ ظالم نہیں بلکہ مظلوم جس کے عفو کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں ۔ زندہ دل ۔ عارف ۔ ذہین ۔ ہر میدان کا شہسوار ۔ بیسیوں قدیم و جدید پیشگوئیوں کا موعود ۔ سخی ۔ چشم پوش ۔ محبت کرنیوالا ۔ تیز رفتار ۔ پیدائشی لیڈر ۔ منتظم Enterprising غرض اسکو چھوڑ کر زندگی زندگی نہیں ۔ بلکہ ڈرجری Drudgery ہے ۔ پس انہی تعریفوں سے آپ فریق ثانی کی حقیقت معلوم کر سکتے ہیں ۔

یقیناً اشتراکی نظام اسلام کے خلاف ہے

" کیا اشتراکی نظام اسلام کے خلاف ہے ؟ " کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ لکھتے ہوئے روزنامہ ہند کلکتہ میں تحریر کیا گیا ہے ۔

(۱) " لوگ کہتے ہیں ۔ کہ اسلام نے شخصی تونگری کو جائز رکھا ہے ۔ مگر اس شخصی تونگری کو ضروری لازمی فرض تو قرار نہیں دیا صرف " جائز " رکھا ہے ۔ اور محض اس لئے جائز رکھا ہے ۔ کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کے حالات ہی ایسے تھے ۔ کہ شخصی تونگری اور ذاتی جائیداد کو ناجائز قرار دیا نہیں جا سکتا تھا ۔

(۲) قرآن نے دولتمندی کو اچھا نہیں قرار دیا ۔ " فتنہ " بتایا ہے ۔ کیونکہ دنیا میں سبھی برائیاں دولت کے زور سے ہوتی ہیں ۔ یا دولت کے لئے ہوتی ہیں ۔ لیکن اس پر بھی شخصی ملکیت کو حالات کے تقاضے سے " جائز " رکھا ۔ یاد رکھئے محض جائز رکھا ہے ۔ لیکن اگر دنیا اسلام کی بخشی ہوئی اس روشنی میں شخصی دولتمندی کی خرابیاں سمجھ جائے ۔ اور ان خرابیوں کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر ڈالنے کے لئے شخصی دولتمندی ہی کو ختم کر دے ۔ تو دنیا کا یہ فعل اسلام کے منشا رکھنے عین مطابق ہوگا یا اسلام کے بالکل خلاف ہوگا ؟ کوئی دیوانہ ہی کہے گا ۔ کہ اسلام کے خلاف ہوگا ۔ اسلام نے دولت کو دولتمندوں کے لئے " فتنہ " قرار دیا ہے ۔ اور ہر آدمی جانتا ہے ۔ کہ دولت سے اگر ایک آدمی نیکی کرتا ہے ۔ تو ہزار آدمی بدی کرتے ہیں ۔ جب حالت اور واقعہ یہ ہے ۔ تو الگ الگ آدمیوں کو دولتمند نہ ہونے دینا ہی اسلام اور عقل کا عین تقاضا ہے ۔

ممکن ہے ہٹ دھرم کہیں کہ اگر اسلام کا منشا وہی ہوتا ۔ جو تم کہہ رہے ہو ۔ تو قرآن صاف صاف کہہ دیتا ۔ کہ شخصی ملکیت ناجائز ہے ۔ جواب یہ ہے ۔ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں ۔ کہ اسلام نے اپنے ظہور کے وقت عرب کے حالات کا خاص طور پر خیال رکھا ۔ اور ایسے ہی قانون بنائے جو وقتی حالات کا ساتھ دے سکتے تھے ۔ "

(ہند ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء)

یوں تو معاصر " ہند " کا دعویٰ ہے ۔ کہ اسلام ایک مکمل دین ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آخری پیغمبر تھے ۔ الیوم اکملت لکم دینکم ارشادِ خداوندی کی موجودگی میں ہمیں کسی آنے والے کی ضرورت نہیں ۔ " لیکن اسی لمحہ یہ بھی ارشاد فرما دیا جاتا ہے ۔ کہ اسلام نے ایسے ضابطے اور قانون پیش کئے ہیں ۔ جو وقتی حالات کا ہی ساتھ دے سکتے تھے ۔

اس نظریہ کا پس منظر کیا ہے ؟ یہی کہ اسلام کے احکام وقتی تھے اور صرف عربوں کے لئے تھے ۔ اور یہ کہ اسلام صرف اپنے زمانہ کے لئے ہی مکمل دین تھا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف خیالی اور ذہنی طور پر ہی " آخری پیغمبر " ہیں ورنہ ایک موٹی عقل میں بھی بآسانی آسکتا ہے ۔ کہ

(۱) دین اسلام مکمل ہے ۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری پیغمبر ہیں

ان دو جملوں کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اسلام کے پیش کردہ سب کے سب قواعد و ضوابط اور تمام احکام و قوانین مکمل اور جامع ناقابل ترمیم اور دائم و قائم رہنے والے ہیں ۔ اس صورت میں کسی مسلمان کہلانے والے کا بعض احکام اسلامی کو " وقتی " قرار دے دینا یقیناً ایک مضحکہ خیز حرکت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ۔

اگر دین اسلام نامکمل اور سلسلہ شریعت ہنوز

تشنہ تکمیل ہے۔ تو بعض احکام کو وقتی حالات سے مختص کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ لیکن دین اسلام کو مکمل مان کر اور کسی "[illegible] آنے والے" کی ضرورت سے بھی مستغنی ہو کر جو اپنے آپ کو شریعت اسلامیہ کے تابع رکھے۔ جس امر کے متعلق جی چاہے۔ اس کے وقتی ہونے کا حکم لگا دینا اور جو بات قبول کرنے کو جی نہ چاہے اسے "وقتی حالات" سے مختص کر دینا کہاں کی دینداری ہے؟ ایک طرف تو احتیاط کا یہ عالم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور کامل متابعت اور حضور کے فیضان عام کے توسط سے "تکمیل دین" اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے بھی بعد کسی "آنے والے" کی ضرورت سے استغنار اور دوسری طرف ایسی بے احتیاطی کہ جو ارشاد خداوندی اپنے خیالات کے مطابق نہ اترے۔ اسے بلا تکلف "وقتی" "مخصوص حالات سے مختص کر کے ناقابل قبول قرار دے دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ کہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب (بقرہ ۹۶)

اس اصول وضاحت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پرحکمت کلام کے رو سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا "دولت بری چیز ہے۔ اور کہ الگ الگ آدمیوں کو دولتمند نہ ہونے دینا ہی اسلام اور عقل کا عین تقاضا ہے" سو واضح ہو۔ کہ قرآن مجید اس نظریہ کی کھلم کھلا تغلیط کرتا ہے۔ اموال کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے دنیوی زندگی کا سہارا قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیٰما (نساء) کہ اپنے مال جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قیام یعنی سہارے کا موجب بنایا ہے۔ کم عقل لوگوں کے سپرد نہ کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی ہے۔ کہ دولت کوئی بری چیز نہیں بلکہ انسانوں کے لئے دنیا میں قیام یعنی سہارے کا موجب ہے نیز فرمایا۔ واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق۔ (نحل) کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض سے رزق میں بڑھایا ہوا ہے۔ ترزق من تشاء بغیر حساب۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ پھر فرمایا ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض (نساء ع۵) کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر جو فضیلت دی ہے۔ اس کے متعلق اپنے دل میں یہ خیال نہ کرو۔ کہ ہم دوسروں سے چھین لیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سب کام حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہیں۔ اس نے بلا وجہ ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس دنیا کا نظام اسی طرح ہی قائم رہ سکتا ہے۔ اگر تم اس نظام الٰہی میں خلل اندازی کرو گے اور ترقی کی دوڑ میں سعی و محنت سے آگے نکل جانے والوں کو ان کی مساعی کے ثمرات سے محروم کرنا چاہو گے۔ تو مسابقت کی روح کچلی جائیگی۔ اور اس طرح دنیا کی ترقیات کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اس ضمن میں شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب الکلام میں لکھتے ہیں:۔ "ہر زمانہ میں ایک گروہ ایسا ہوتا آیا ہے۔ جس کی یہ رائے ہے۔ کہ انسانوں کے افراد میں جو اختلاف مراتب ہے۔ یہ مٹا دیا جائے۔ یورپ میں انارکسٹ نہلسٹ وغیرہ اسی خیال کے لوگ ہیں۔ لیکن یہ درحقیقت اصول فطرت کے خلاف ہے۔ اور اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو ہر قسم کی ترقیاں دفعۃً رک جائیں۔ اسلام نے اس کا فلسفہ ان لفظوں میں ادا کیا۔ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتخذ بعضھم بعضاً سخریا۔ ہم نے دنیا میں انسانوں کی روزی ان کے باہم تقسیم کی ہے۔ اور ایک کو ایک پر ترجیح دی ہے۔ تاکہ ایک کو ایک اپنے کام میں لائے (الکلام ۲۴۲) نیز فرماتے ہیں:۔ "اسلام نے تونگری اور جاہ و دولت کو ان نعمائے الٰہی میں شمار کیا ہے۔ جن کے عطا کرنے کا احسان انبیاء علیہم السلام پر رکھا گیا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا نے جو احسانات کئے۔ ان کا جہاں تذکرہ کیا۔ یہ بھی فرمایا۔ ووجدک عائلاً فاغنیٰ اور تجھکو مفلس پایا تھا۔ تو غنی کر دیا۔۔۔۔۔۔

ایک بہت بڑا قرینہ جس سے یہ پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اسلام نے دولت و مال کا کیا درجہ قائم کیا ہے۔ اس بات کا دریافت کرنا ہے۔ کہ قرآن مجید میں خدا نے مال و دولت کو کس لقب سے یاد کیا ہے۔ استقصا اور تفحص سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید نے پچیس جگہ مال کو خدا کا فضل کہا ہے۔ اکیس [21] جگہ اسکو خیر کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ بارہ [12] جگہ حسنۃ کہا ہے۔ اور بارہ جگہ رحمت کا لقب دیا ہے چنانچہ علامہ احمد بن محمد الرازی [4] نے ان تمام مقامات کی آیتیں بعینہا نقل کی ہیں۔" (الکلام صفحہ ۲۴۳)

لیکن حیرت ہے معاصر "سند" کے نزدیک "قرآن نے دولتمندی کو اچھا نہیں قرار دیا۔" حالانکہ دولت کے متعلق قرآن مجید کا فضل خیر۔ حسنہ اور رحمت کے القاب کا بکرات و مرات استعمال صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ قرآن نے دولتمندی کو نہ صرف برا قرار نہیں دیا۔ بلکہ بہترین چیز فرمایا ہے۔ پھر "سند" نے دنیا کی سب برائیوں کا منبع بھی دولت ہی کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ کسی چیز کے غلط اور نادرست استعمال کے برے نتائج کو اس چیز کی ذاتی برائی پر ہرگز محمول نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں کونسی مفید سے مفید چیز ہے۔ جس کا غلط استعمال برے نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ ہر مثبت کا منفی پہلو بھی موجود ہے۔ اسی طرح دولت کے غلط اور نادرست اور خلاف شریعت طریقوں سے استعمال کے نتیجہ میں اگر برائیاں پیدا ہوتی ہیں تو اس میں دولت کی کیا برائی ہے۔ اگر ماچس کی ایک سلائی کے غیر محتاط استعمال کے نتیجہ میں کروڑوں روپے کا روئی یا کاغذ کا گودام خاک سیاہ ہو جائے *

* تو اس میں اس دیا سلائی کا کیا قصور ہے؟ خاکسار مبارک احمد خاں امین آبادی

واقفین جائیداد کی چوبیسویں فہرست

نمبر	نام	وقف
۲۱۶۰	عبد الحفیظ خاں صاحب ویروروال سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۱۶۱	الحاج صبیح حسین القرشی چینیا	۲ ماہ کی آمد
۲۱۶۲	الشیخ سلیم محمد الربانی	" " "
۲۱۶۳	السیاہ ابراہیم الجبونس	" ایک "
۲۱۶۴	اکبر علی صاحب پھیرو چیچی	ساری جائیداد
۲۱۶۵	محمد عارف صاحب	" " "
۲۱۶۶	خورشیدہ صاحبہ ۵۹ بنارس چھاؤنی	سارا زیور
۲۱۶۷	محمد الدین صاحب چک ۱۶۶ بہاولپور	ساری جائیداد
۲۱۶۸	اللہ رکھا ولد گلاب صاحب	" "
۲۱۶۹	برکت علی صاحب	" "
۲۱۷۰	مولوی محمد شریف صاحب مبلغ چینیا	۱۲ ماہ کی آمد
۲۱۷۱	چراغ دین صاحب مدرس عارف والا منٹگمری	ایک ماہ کی آمد
۲۱۷۲	حوالدار کلرک امیر عالم صاحب چک ۱۱	"
۲۱۷۳	شریف احمد صاحب ٹکنڈری سندھ	"
۲۱۷۴	محمد لطیف صاحب مسگر امرتسر	"
۲۱۷۵	عبد العزیز صاحب لندن	ساری جائیداد
۲۱۷۶	فخر الدین صاحب قادر آباد قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۱۷۷	عبد الغنی صاحب قادر آباد قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۱۷۸	لفٹنٹ سعید احمد صاحب لاہور	" " "
۲۱۷۹	محمد علی صاحب رائے ونڈ۔ لاہور	" " "
۲۱۸۰	برکت اللہ صاحب	" " " "
۲۱۸۱	سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ نمبیل ڈسپنسر منٹگمری	۱۰۰/-
	حلقہ خدام الاحمدیہ۔ پہاڑ گنج ۔ دہلی	
۲۱۸۲	محمد اسمٰعیل صاحب نواپوری	۲ ماہ کی آمد
۲۱۸۳	چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی	۱ " "
۲۱۸۴	عبد الخالق صاحب	۱ " "
۲۱۸۵	سید منظور علی صاحب	۱ " "
۲۱۸۶	محمد احمد صاحب	۱ " "
۲۱۸۷	محمد لطیف صاحب صدیقی	۱ " "
۲۱۸۸	سمیع اللہ خاں صاحب	۲ " "
۲۱۸۹	خورشید احمد صاحب	۱ " "
۲۱۹۰	ملک عبد المبارک صاحب	۱ " "
۲۱۹۱	چوہدری عزیز احمد صاحب	۱ " "
۲۱۹۲	" رشید احمد صاحب	۱ " "
۲۱۹۳	" منیر احمد صاحب	۱ " "
۲۱۹۴	ملک محمد اشرف صاحب	۲ " "
۲۱۹۵	ظفر اللہ خاں صاحب	۳ " "
۲۱۹۶	مرزا محمد شریف صاحب چغتائی	۱ ماہ کی آمد
۲۱۹۷	ماسٹر فقیر محمد خاں صاحب	۱ " "
۲۱۹۸	چوہدری افتخار احمد صاحب	۱ " "
۲۱۹۹	" عبد الحمید صاحب	۱ " "
۲۲۰۰	خواجہ نذیر احمد صاحب	۱ " "
۲۲۰۱	عبد الوحید خاں صاحب	۱ " "
۲۲۰۲	چوہدری محمد اسلم صاحب جنجوعہ	۱ " "
۲۲۰۳	حافظ سید محمد انور صاحب	۱ " "
۲۲۰۴	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	ایک ماہ کی آمد ساری جائیداد
۲۲۰۵	چوہدری عبد اللطیف صاحب شفیق	ایک ماہ کی آمد ساری جائیداد
۲۲۰۶	رشید احمد خاں صاحب	ایک ماہ کی آمد
۲۲۰۷	سعید احمد خاں صاحب	" "
۲۲۰۸	شیخ عبد الحق صاحب ایس ڈی او	" "
۲۲۰۹	نور احمد صاحب کھاگیوری	" "
۲۲۱۰	ڈاکٹر مرزا اکبر بیگ صاحب لنگر وال	۲ "
۲۲۱۱	عبد المجید صاحب اوجلہ گورداسپور	ساری جائیداد
۲۲۱۲	منیر احمد صاحب امیر احمد صاحب	۲-۲ ماہ
۲۲۱۴	شریف احمد صاحب قادیان	کا جیب خرچ

نمبر	نام	
۲۲۱۵	غلام محمد صاحب ننگل باغباناں	ساری جائیداد
۱۲۱۶	مرزا محمد حسین صاحب ۶۹ نبگہ جالندھر	دو ماہ کی آمد
۲۲۱۷	ملک نذیر احمد صاحب ریاض واقف تحریک قادیان	ایکماہ کی آمد
۲۲۱۸	قریشی فیروز محی الدین صاحب " "	۲ "
۲۲۱۹	محمد اکرم صاحب " "	۲ "
۲۲۲۰	سید منیر احمد صاحب " "	۲ "
۲۲۲۱	میر عبد المنان صاحب قادیان " "	۱ "
۲۲۲۲	حکیم محمد شریف صاحب ہیڈ محرر ضلع گجرات	ساری جائیداد
۲۲۲۳	کنیز فاطمہ صاحبہ سیالاسیوار ... سارا زیورات	
۲۲۲۴	چوہدری محمد یعقوب صاحب کٹھروہ ۔ ضلع سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۲۲۲۵	ملک مولا بخش صاحب دارالفضل قادیان	ساری جائیداد
۲۲۲۶	جمعدار صوبہ خان صاحب دارالبرکات	" ۲ ماہ کی آمد
۲۲۲۷	اہلیہ " " "	سارا زیور
۲۲۲۸	مرزا محمد یعقوب صاحب واقف تحریک جدید قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۲۲۹	چوہدری حسین احمد صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۲۳۰	مستری سراج دین صاحب امرتسر	۲ ماہ کی آمد
۲۲۳۱	علی محمد صاحب دارالرحمت قادیان	ساری جائیداد
۲۲۳۲	ملک عبد الحمید صاحب دارالبرکات "	ایکماہ کی آمد
۲۲۳۳	ابو محمد عبد اللہ صاحب کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۲۳۴	ممتاز احمد صاحب لاہور	ایکماہ کی آمد
۲۲۳۵	محمد عبد الحق صاحب مغل پورہ ایکماہ کی آمد	ساری جائیداد
۲۲۳۶	محمد حسین صاحب ڈسکہ کلاں سیالکوٹ	ساری جائیداد
۲۲۳۷	محمد حسین صاحب کارکن دفتر تحریک جدید قادیان	ایکماہ کی
۲۲۳۸	سردار بشیر احمد صاحب قادیان	" "
۲۲۳۹	مستری دین محمد صاحب "	ساری جائیداد
۲۲۴۰	اہلیہ " " "	حق مہر
۲۲۴۱	محمد حفیظ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان	ایک ماہ، ساری زمین
۲۲۴۲	حمید اللہ خاں صاحب قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۲۴۳	محمد یعقوب صاحب صدر بازار موگا	½ ماہ کی آمد
۲۲۴۴	شیخ رحمت اللہ صاحب "	۱ " "
۲۲۴۵	عبد الحمید صاحب کلرک انبالہ	۱ " "
۲۲۴۶	قاضی محمد شریف صاحب لدھیانہ	۲ ماہ کی آمد ساری جائیداد
۲۲۴۷	نور محمد صاحب شام چوراسی	ساری زمین
۲۲۴۸	چوہدری محمد نذیر خاں صاحب امین آباد	۲ ماہ کی آمد
۲۲۴۹	اللہ دتا صاحب کیمپ ہربنس پورہ	ساری جائیداد
۲۲۵۰	منشی لال دین صاحب مدرس کھروٹیاں سیالکوٹ	پراویڈنٹ فنڈ
۲۲۵۱	عبد الاحد صاحب ریوڑی فروش لاہور	۵۰۰/-
۲۲۵۲	اہلیہ ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب قادیان	سارا زیور
۲۲۵۳	مرزا غلام حسین صاحب لاہور	ایکماہ کی آمد
۲۲۵۴	فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان	۲ " "
۲۲۵۵	غلام محمد صاحب سید والہ	۲ ۳/۴ کنال زمین

لالہ موسیٰ کی جماعت

نمبر	نام	
۲۲۵۶	محمد اسمٰعیل صاحب	ساری جائیداد
۲۲۵۷	فضل الٰہی صاحب	" "
۲۲۵۸	رحمت علی صاحب	" "
۲۲۵۹	جمعدار رحمت خاں صاحب	" "
۲۲۶۰	میاں مہراں بخش صاحب	۲ ماہ کی آمد
۲۲۶۱	حکیم تاج دین صاحب	۲ " "
۲۲۶۲	شیخ عبد اللطیف صاحب	۲ " "
۲۲۶۳	بابو مخدوم عزیز احمد صاحب	۲ " "
۲۲۶۴	شیخ غلام محی الدین صاحب	۲ " "
۲۲۶۵	بابو نظام الدین صاحب	۲ " "
۲۲۶۶	عبد الرحمٰن صاحب ملک قصور	ساری جائیداد
۲۲۶۷	غلام قادر صاحب نمبردار چک ۱۱۷ ضلع سرگودھا	۲ مربعہ زمین
۲۲۶۸	اہلیہ جمعدار رحیم بخش صاحب منگا دی	سارا زیور
۲۲۶۹	بشیر الدین الہ دین ورنگل	ایکماہ کی آمد
۲۲۷۰	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریکے	ایکماہ کی آمد
۲۲۷۱	محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں امین اللہ صاحب دھرگ میانہ (انچارج تحریک جدید)	ایکماہ کی آمد

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۳۹ منکہ کریم بی بی زوجہ مستری اللہ دتا صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۶۰ سال ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اور نہ ہی زیور ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ کریم بی بی زوجہ مستری اللہ دتا صاحب گواہ شد :- اللہ دتہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نور محمد

نمبر ۸۲۳۰ منکہ شیخ عبد الشکور ولد شیخ رحیم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد پچاس روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ جائیداد ایک مکان قیمتی دس ہزار روپیہ اس کے چوتھے حصہ کا میں مالک ہوں۔ علاوہ ازیں اگر میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- شیخ عبد الشکور موصی بقلم خود گواہ شد شیخ عبد الغفور۔ گواہ شد :- شیخ عبد الغنی آنریری انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۳۴ منکہ عصمت النساء بیگم بنت مولوی فضل دین صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائیداد بصورت نقد یکصد روپیہ ہے جس اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور تا حال میری شادی نہیں ہوئی نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ عصمت النساء بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد الدین ننگہ۔ گواہ شد فضل دین والد موصیہ

نمبر ۸۲۷۲ منکہ امتہ الحکیم بنت چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کتابوں اور کپڑوں کی قیمت قریباً ۱۵۰/- روپے ہوگی۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ ان کا ایک روپیہ ماہوار حصہ آمد دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر اس کے علاوہ اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ امتہ الحکیم موصیہ گواہ شد :- محمد شریف وکیل منٹگمری والد موصیہ گواہ شد :- محمد ابراہیم محلہ اسلام آباد منٹگمری

نمبر ۸۳۳۱ منکہ عبدالاحد ولد غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۶ ۲/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی -/۸۰ روپے ہے۔ جو بطور تنخواہ مجھے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے پاس اسوقت ایک ہزار روپیہ نقد ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد:۔ عبدالاحد احاطہ علی اکبر طوغی روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ مرزا احمد فاضل اسلام آباد تیل گودام کوئٹہ۔ گواہ شد شیخ عبدالعزیز ملتانی حال کوئٹہ

نمبر ۸۲۲۳ منکہ عبدالرحمن ولد چوہدری رحمت خان صاحب راجپوت کھیتی پیشہ کاشتکاری عمر ۵۳ سال ساکن بیری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵ ۳/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین بارہ گھماؤں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد عبدالرحمن نمبردار بیری ڈاک خانہ اوکلھ کلاں۔ گواہ شد الٰہی بخش سکرٹری مال۔ گواہ شد علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۳۲ منکہ عمرالدین ولد محمد الدین صاحب قوم جٹ گگ پیشہ زمینداری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بھوئیوال ڈاک خانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۹ ۳/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں:۔

اراضی ۸ گھماؤں ایک کنال واقع چک نمبر ۶ لاہور۔

ایک احاطہ چک نمبر ۶ میں ہے تقریباً دس مرلہ اراضی تعدادی ۱۹ گھماؤں واقعہ بھوئیوال مکان ۲ عدد نصف کا میں مالک ہوں۔ مویشی ۲ راس بیل ۲ راس بھینس قیمتی -/۱۰۰ روپے زمین سفید واقعہ قادیان دارالرحمت ۵ مرلہ اور ایک احاطہ چاہ حسن محمد والہ جو دس مرلہ ہے کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عمردین موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا فتح محمد۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۲۱ منکہ عطاء اللہ ملک ولد محمد رمضان قوم ملک پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۲ ۳/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں ملٹری پنشنر ہوں اور ماہوار پنشن ۵۴ روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا علاوہ مذکورہ ماہوار پنشن کے میری جائیداد تین مکانات ہیں۔ جن کی قیمت -/۳۰۰۰ روپے ہے اور یہ وصیت اس جائیداد غیر منقولہ جائیداد پر بھی حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عطاء اللہ ملک ملٹری پنشنر شاہ دولہ گیٹ گجرات گواہ شد شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد فضل احمد خان لفٹننٹ سکرٹری وصایا گجرات

نمبر ۸۳۲۲ منکہ عبدالقادر ولد اللہ بخش قوم ہوبان پیشہ درزی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ باغ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۶ ۲/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک عدد مشین سلائی قیمتی -/۱۷۵ روپے۔ ایک عدد بائیسکل قیمتی -/۱۰۰ یہ کل -/۲۷۵ روپے ہوئے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۱۵۰ روپے ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کمی بیشی آمدنی کی اطلاع دیتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالقادر دھوبیاں سٹریٹ شاہدرہ باغ گواہ شد۔ اللہ بخش والد موصی۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۲۸۸ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ حکیم محمد الدین صاحب قوم انصاری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۷ ۲/۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے زیور کوئی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد حمیدہ بیگم موصیہ گواہ شد:۔ حکیم عطاء الرحمن انصاری۔ گواہ شد علی محمد اصحابی دموصیہ انسپکٹر وصایا +

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۳ اپریل۔ برلین میں اس وقت سخت گڑبڑ مچی ہوئی ہے۔ ماسکو کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت برلین کے بازاروں میں توپیں گرج رہی ہیں۔ اور فضا میں زبردست ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ روسی ہراول دستے شہر کے وسطی حصہ سے ۳ میل سے بھی کم فاصلہ پر ہیں۔ جنوب اور مشرق کی طرف سے روسی دستے بڑھ کر برلین کی مزید سولہ بستیوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ شہر کی جنوبی بستیوں میں روسی ٹمپل ہاگ کے ہوائی اڈہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ ڈرسڈن پر بڑھتے ہوئے روسیوں نے دس مزید شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ امریکن اور روسی فوجیں اول تو اب تک آپس میں مل چکی ہوں گی۔ اور نہیں تو چند گھنٹوں کے اندر اندر مل جائینگی۔ ان دونوں کے درمیان میں گھری ہوئی جرمن فوج جنوب کی طرف بچ کر نکلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر ساتویں امریکن فوج نے میونک سے پچاس میل دور دریائے ڈینیوب کے پل پر قبضہ کر کے اس کے بچ نکلنے کے رستہ کو بھی کاٹ دیا ہے۔

پہلی فرانسیسی فوج نے سٹیٹ گارٹ پر قبضہ کرنے کے بعد ڈینیوب کو پار کر لیا ہے۔ اور اب وہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک جا پہنچی ہے۔ اس نے بلیک فارسٹ کے ایک ہزار مربع میل کو کاٹ کر بہت سے جرمنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک برطانی دستہ بریمن کے شمال میں کچھ آگے بڑھ گیا ہے۔ اور اس طرح اس بندرگاہ کو بازو کی طرف سے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بریمن کے بچاؤ کی چوکیوں پر بھاری بمباروں نے بہت زور کی بمباری کی۔

روم ۲۳ اپریل۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے دستے دو اور ندیاں پار کر گئے ہیں۔ اور بولونیا سے بیس میل شمال مغرب کی طرف ایک شہر پر قابض ہو چکے ہیں۔ آٹھویں فوج فرارا کے شہر سے دو میل سے بھی کم دور ہے۔ جو سڑکوں اور ریلوں کا اہم مرکز ہے۔ بحیرہ اڈریاٹک کے دوسری طرف مارشل ٹیٹو کی فوجوں نے ایک بندرگاہ کو آزاد کرا لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ بھاری امریکن بمباروں نے آیو جیما کے اڈوں سے اڑ کر وسطی جاپان میں نگویا پر حملہ کیا۔ جو لوہے کی صنعت کا بہت بڑا مرکز ہے۔ ۷۵ جاپانی ہوائی جہاز زمین پر ہی برباد کر دئے گئے۔ اور آٹھ ہزار ٹن کا ایک جہاز ڈبو دیا۔ اوکے ناوا کے مشرقی کنارے کے پاس امریکن فوج دو اور جزائر پر اتر گئی ہے۔ منڈاناؤ میں ڈواؤ بندرگاہ کی طرف امریکن فوج کچھ اور بڑھ گئی ہے۔

برسٹل ۲۳ اپریل۔ مسٹر چرچل نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم عنقریب ہالینڈ کو بھی آزاد کرا لینگے۔ لیکن ابھی ہمیں جاپان کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہم فتح کی خوشی اس وقت منائینگے۔ جب اتحادی کمانڈر صاف طور پر کہہ دینگے۔ کہ ہماری ذمہ واریاں ختم ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ لبلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماسکو میں لبلن گورنمنٹ اور سوویٹ گورنمنٹ کے مابین باہمی امداد کے ایک اور معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل مسٹر کارڈل ہل سابق وزیر خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں صحت کی خرابی کی وجہ سے سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ حال میں اتحادی فوجوں نے جرمنی کی ایک گیس بنانے والی خفیہ اور پراسرار فیکٹری پر قبضہ کیا ہے۔ اور گیس کے ماہر اتحادی ان دنوں اس کا معاینہ کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ فیکٹری ۳۰ ایکڑ رقبہ میں واقع ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی کنکریٹ سے بنی ہوئی ہے۔ فیکٹری کے باہر ہی گیس کی بو آنے لگتی ہے۔ کوئی شخص بغیر نقاب کے اس کے اندر نہیں جا سکتا۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ۲۳ اکتوبر سے ۲۸ مارچ کے درمیان انٹورپ پر چار ہزار جرمن اڑن بم گرے۔ جن سے ایک ہزار بلجین شہری اور ۶۲۸ امریکن سپاہی ہلاک ہوئے۔ ایک بہت بڑے رقبہ کی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

کانڈی ۲۳ اپریل۔ جاپانیوں نے برما میں ایک قومی فوج تیار کی تھی۔ جسے اعلیٰ درجہ کی فوجی تربیت دی گئی تھی۔ مگر اب یہ فوج اتحادیوں کے ساتھ مل کر جاپانیوں سے لڑ رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ڈیلی ہیرلڈ کا بیان ہے۔ کہ میکڈا برگ کے قریب اتحادی فوجوں نے ایک قید خانہ پر قبضہ کیا ہے۔ جس میں یورپ کے ہر ملک کے سیاسی قیدی جرمنوں نے رکھے ہوئے تھے۔ قید خانہ میں موجود لوگوں نے بتایا ہے۔ کہ جب اتحادی توپوں کی آوازیں یہاں سنائی دینے لگیں۔ تو جرمنوں نے مختلف ممالک کے گیارہ سو سیاسی قیدیوں کو زندہ جلا کر خاکستر کر دیا۔ جرمن قید خانوں میں قیدیوں پر جو مظالم ہوتے تھے۔ ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ بعض قیدی بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے۔ تو بعض اوقات زندہ بچنے والے ان کا گوشت کھا لیتے تھے۔ نازی حکام بعض خطرناک ادویہ کے تجربات بھی ان قیدیوں پر کیا کرتے تھے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ بی۔بی۔سی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جرمنوں کے پاس مغربی محاذ پر اس وقت صرف ۱۵۰۰ طیارے ہیں۔ اور تیل تو اب ان کے پاس بالکل ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے بہت سے طیاروں کو زمین پر ہی برباد کر دیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان نے ملک کے سات مختلف علاقوں کے لئے نئے گورنر مقرر کر دیئے ہیں۔ یہ تقرر جاپان خاص کی دفاعی سکیم کے پیش نظر عمل میں لایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ایک امریکن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ سابق قیصر جرمنی کی بیوہ پرنسس ہرماٹن ان دنوں امریکن فوج کی حراست میں ہے۔

دہلی ۲۳ اپریل۔ امریکن کمشنر مقیم ہند نے کل قائم مقام وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

پیرس ۲۳ اپریل۔ فرانسیسی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جنرل ہینری ڈنٹز کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وسطی بحرالکاہل کے قریباً تمام جزائر دشمن سے آزاد کرا لئے گئے ہیں۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ یہاں راشن کی دوکانوں پر امریکن گندم فروخت ہونے لگی ہے۔ جو سیاہ رنگ کی ہے۔ اور آسٹریلین گندم سے سخت تر ہے۔

برن ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسولینی اپنے نئے ہیڈ کوارٹرز میں چلا گیا ہے۔ جو آسٹریا میں ایک پہاڑی پر قائم کیا ہے۔ پہلے اس کا ہیڈ کوارٹر جھیل گارڈا پر تھا۔ جو اتحادی بمباری کے خوف سے بدل لیا گیا ہے۔ مسولینی بالعموم جرمن افسروں کے پہرہ میں باہر نکلتا ہے۔ اور اکثر اوقات تنہا رہتا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ جیسا کہ پہلے خبر آ چکی ہے۔ روسی برلن کی سولہ بستیوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اس وقت برنڈن برگ گیٹ سے دو میل پر ہیں۔ یہ گیٹ شہر کے بیچ میں ہے۔ روسی شمال مغرب سے جنوب مشرق کی طرف ایک کمان کی شکل میں بڑھ رہے ہیں۔ روسی توپیں شہر پر دھواں دھار گولے برسا رہی ہیں۔ جرمن بچاؤ کے مورچے ٹوٹتے جا رہے ہیں۔ ہر طرف آگ بھڑک رہی ہے۔ ہر تندرست جرمن کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ محاذ جنگ پر پہنچ جائے۔ روسی فوجوں کے آگے سٹالن گراڈ کے مشہور بہادر ہیں۔ روسی کمانڈروں نے برلن کی بستیوں کی پناہ گاہوں میں ہیڈ کوارٹر بنا لئے ہیں۔ اور وہاں سے کمان کرتے ہیں۔ مغربی محاذ پر معلوم ہوا ہے کہ پہلی اور نویں امریکن فوجیں روسی فوجوں کا انتظار کر رہی ہیں۔ اگرچہ یہ امریکن فوجیں روسی فوجوں سے ابھی ملی نہیں ہیں۔ مگر امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ لیپزگ میں مل جائینگی۔ یہ بھی خیال ہے کہ روسی فوجیں ایک بہت چوڑے محاذ پر بڑھتی ہوئی دریائے ایلب کے کنارے امریکن فوجوں سے ملینگی۔ برطانی فوج نے بریمن پر آخری ہلہ بول دیا ہے۔ یہاں بھاری بمبار دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ بریمن پر توپوں کے ذریعہ اشتہار پھینکے گئے تھے۔ جن میں جرمنوں کو الٹی میٹم دیا گیا ہے۔ کہ ہتھیار ڈال دیں۔ اس سے قبل بھی اس قسم کا الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ مگر جرمنوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کے وزیر خارجہ نے جنگ کی نازک صورت حالات کے سلسلہ میں برما۔ سیام فلپائن اور منچوریا کے جاپانی سفیروں سے بات چیت کی۔

کل نگویا میں جو ہوائی حملہ ہوا تھا۔ وہ ایک گھنٹہ جاری رہا۔ جو جاپانی طیارے مقابلے پر آئے۔ ان میں سے ۹ گرا لئے گئے۔ ایڈمیرل نمٹس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اوکے ناوا کے ۴/۳ حصہ پر اس وقت تک امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔